روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
پیر 4 ستمبر 2006ء 10 شعبان 1427 ہجری 4 تبوک 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 198

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چوتھا سوال

کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے؟

اس سوال کا جواب وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی سچی اور کامل شریعت کا فعل جو اس کی زندگی میں انسان کے دل پر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کو وحشیانہ حالت سے انسان بنا دے۔ پھر انسان سے با اخلاق انسان بنا دے اور پھر با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنا دے اور نیز اس زندگی میں عملی شریعت کا ایک فعل یہ ہے کہ شریعت حقہ پر قائم ہو جانے سے ایسے شخص کا بنی نوع پر یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ درجہ بدرجہ ان کے حقوق کو پہچانتا ہے اور عدل اور احسان اور ہمدردی کی قوتوں کو اپنے اپنے محل پر استعمال کرتا ہے اور جو کچھ خدا نے اس کو علم اور معرفت اور مال اور آسائش میں سے حصہ دیا ہے سب لوگوں کو حسب مراتب ان نعمتوں میں شریک کر دیتا ہے۔ وہ تمام بنی نوع پر سورج کی طرح اپنی تمام روشنی ڈالتا ہے اور چاند کی طرح حضرت اعلےٰ سے نور پا کر وہ نور دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ وہ دن کی طرح روشن ہو کر نیکی اور بھلائی کی راہیں لوگوں کو دکھاتا ہے۔ وہ رات کی طرح ہر ایک ضعیف کی پردہ پوشی کرتا ہے اور تھکوں اور ماندوں کو آرام پہنچاتا ہے۔ وہ آسمان کی طرح ہر ایک حاجت مند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دیتا ہے اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برساتا ہے وہ زمین کی طرح کمال انکسار سے ہر ایک آدمی کی آسائش کے لئے بطور فرش کے ہو جاتا اور سب کو اپنی کنار عاطفت میں لے لیتا اور طرح طرح کے روحانی میوے ان کے لئے پیش کرتا ہے۔ سو یہی کامل شریعت کا اثر ہے کہ کامل شریعت پر قائم ہونے والا حق اللہ اور حق العباد کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دیتا ہے۔ خدا میں وہ محو ہو جاتا ہے اور مخلوق کا سچا خادم بن جاتا ہے۔ یہ تو عملی شریعت کا اس زندگی میں اس پر اثر ہے۔ مگر زندگی کے بعد جو اثر ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا روحانی اتصال اس روز کھلے کھلے دیدار کے طور پر اس کو نظر آئے گا اور خلق اللہ کی خدمت جو اس نے خدا کی محبت میں ہو کر کی جس کا محرک ایمان اور اعمال صالحہ کی خواہش تھی وہ بہشت کے درختوں اور نہروں کی طرح متمثل ہو کر دکھائی دے گی۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 422)

اصحاب حدیبیہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو افراد تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا۔ آج تم روئے زمین پر سب سے بہتر لوگ ہو۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ حدیث نمبر: 3839)

فیصل آباد بورڈ میں احمدی نوجوانوں کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے دو نوجوانوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں فیصل آباد بورڈ سے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ مکرم طاہر محمود صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ ابن مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ آف لیہ نے انٹرمیڈیٹ 2006ء آرٹس گروپ میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد میں 914/1100 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے۔ اسی طرح مکرم سرفراز احمد صاحب ابن مکرم سردار محمد صاحب سیالکوٹ نے انٹرمیڈیٹ آرٹس گروپ میں 873/1100 نمبر حاصل کر کے فیصل آباد بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور برونز میڈل کے حقدار قرار پائے۔ ان دونوں طلباء نے پرائیویٹ طور پر امتحان دیا تھا۔ مورخہ 28۔ اگست 2006ء کو ڈویژن پبلک سکول فیصل آباد میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جناب انوار الحق صاحب چیئرمین فیصل آباد بورڈ نے ان دونوں نوجوانوں کو میڈلز اور انعامات دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا شاندار نتیجہ

فیصل آباد بورڈ کے تحت انٹرمیڈیٹ امتحان سال 2006ء میں نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے کل 74 طلباء نے شمولیت کی خدا تعالیٰ کے فضل سے 72 طلباء نے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور 2 طلباء کی کمپارٹ آئی۔ 8 طلباء +A گریڈ 15 طلباء A گریڈ 29 طلباء B گریڈ 18 طلباء C گریڈ اور 2 طلباء D گریڈ میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح سے 52 طلباء نے فرسٹ ڈویژن اور 20 طلباء نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا نتیجہ 97.30% رہا جبکہ فیصل آباد بورڈ کا نتیجہ 70.85% رہا۔ **عزیزم سہیل احمد ولد فیاض طاہر** نے فیصل آباد بورڈ میں جنرل سائنس گروپ میں

باقی صفحہ 2 پر

جماعت احمدیہ ٹوگو کا پہلا جلسہ سالانہ

رپورٹ: عبدالقدوس صاحب افسر جلسہ سالانہ ٹوگو

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے تائید ونصرت پا کر جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور ہدایت فرمائی کہ:

''اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (۔) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی''۔

اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل سے ٹوگو کی اقوام نے بھی 17، 18 جون 2006ء کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کر کے خدا تعالیٰ کے فرستادے کے قول پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ کہ نیکیوں میں آگے بڑھو کی طرف قدم مارا ہے۔ بظاہر ملکی حالات اس قدر سازگار معلوم نہیں ہو رہے تھے مگر ممبران جماعت کے دل میں ایک تڑپ اور لگن تھی کہ ہمارے پڑوسی ممالک اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں اور ان ممالک کے روحانی پرندے مختلف بولیاں بولنے والے سال میں ایک بار مرکزی گھونسلے کی طرف اڑان کرتے ہیں اور قبائلی نسلی اور لسانی ہم آہنگی نہ ہونے کے باوجود اکٹھے بیٹھ کر خدائے واحد ویگانہ کے گن گاتے ہیں اور روحانیت کے مائدہ سے سیر ہوتے ہیں۔ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ مسکراہٹوں کے پھول بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر ہم اتنی بڑی نیکی کے کام سے محروم جا رہے ہیں۔ لہٰذا جماعت کے اس جذبہ اور خواہش کو دیکھتے ہوئے امسال مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس دفعہ ہم بھی اللہ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ کے لئے اجازت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش کو قبول فرمایا اور اجازت مل گئی۔

چنانچہ ہنگامی طور پر ایک ماہ قبل جلسہ سالانہ کی ایک کمیٹی خاکسار کی نگرانی میں تشکیل دی گئی اور تمام ممبران کمیٹی میں شعبہ جات تقسیم کر کے ان کی ذمہ داریوں اور جماعتی روایات کے بارہ میں اچھی طرح سمجھا دیا گیا۔ ہر عہدیدار نے اپنی اپنی ٹیم تیار کی اور کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات کی محنت رنگ لائی اور تمام کام احسن رنگ میں انجام پائے۔

معلمین اور صدران جماعت کے ذریعہ سب کو اپنے محدود وسائل کے تحت وفد بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ حکومتی عہدیداروں اور چند چیدہ چیدہ افراد کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

نوچے (Notse) ٹوگو کا مرکز ہونے کے ناطے اسی شہر کبیت اور اردگرد کے علاقہ میں ٹینٹ لگا کر جلسہ گاہ تیار کی گئی اور عارضی رہائش گاہیں وغیرہ تعمیر کی گئیں۔

جلسہ سے دو روز قبل ناظم صاحب ضیافت نے لجنہ کی ایک ٹیم جو مختلف حلقوں سے تھی ان کو پکوائی اور تقسیم کا طریقہ کار سمجھایا۔

... کو مقامی ریجن نے ایک بس کرائے پر لی جس نے مختلف جماعتوں میں ایک ایک چکر لگا کر سورج نکلتے ہی لوگوں کو جلسہ گاہ میں لانا شروع کیا۔ جونہی وہ جلسہ گاہ پہنچتے فضا لا الٰہ الا اللہ کے نعروں سے گونج اٹھی۔

12:35 پر جلسہ کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ جلسہ کا آغاز خاکسار کی صدارت میں قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جس کے مختلف زبانوں میں تراجم پیش کئے گئے اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پیش کئے گئے۔

اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی تاریخ، اغراض ومقاصد، حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ نصائح اور خلفاء کے ارشادات بیان کئے۔ اور جلسہ کے حاضرین سے نظم وضبط اور جلسہ کے تمام پروگرامز میں بھرپور شمولیت کی درخواست کی۔ اس کے ساتھ ہی تحمل اور رواداری کے بارہ میں دینی تعلیم بیان کی۔ ایک معلم صاحب نے دین کا نظریہ جہاد پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب بینن اور ان کے وفد کی آمد پر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کی گئیں اس کے بعد پروگرام کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا اپنے خدا سے عشق کے موضوع پر خطاب ہوا۔ خطاب کے بعد کا وقت ایم ٹی اے کے لئے مخصوص تھا۔ لوگوں نے ایم ٹی اے کے پروگرام بڑی دلچسپی سے ملاحظہ کئے۔

کھانے کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ نماز کے معاً بعد بچوں اور بچیوں کی کلاس ہوئی۔ پھر مجلس سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز ساڑھے آٹھ بجے پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور قصیدہ کے بعد ''مذہب کی بنیادی سیڑھی۔ نماز'' کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مالی قربانی اور صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ تمام پروگرامز میں وقفہ وقفہ سے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا معطر ہوتی رہی۔

اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن کے میئر پولیس کمشنر اور دوسرے مذاہب کے کچھ اہل علم حضرات شامل ہوئے۔

جماعتی لحاظ سے 38 مقامات سے 277 افراد نے ٹوگو کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت پائی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دوررس نتائج پیدا فرمائے اور اس ملک میں احمدیت کی تیزی سے ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11۔ اگست 2006ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی کالج آف فارمیسی یونیورسٹی آف دی پنجاب نے ڈاکٹر آف فارمیسی (D.Pharm) میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کیا ہے۔ انٹری ٹیسٹ کیلئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 ستمبر 2006ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ مورخہ 16 ستمبر 2006ء کو ہوگا۔ انٹری ٹیسٹ انگلش، فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے مضامین میں سے ہوگا۔ انٹری ٹیسٹ کا رزلٹ 9۔ اکتوبر کو نکلے گا اور اس کے بعد داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ اکتوبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

042-9211613, 042-9211616

۞ یونیورسٹی آف دی پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ نے درج ذیل ماسٹرز ڈگری پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) ایم اے ایجوکیشن (سیکنڈری) ایم اے ایجوکیشن (اسلامک) ماسٹر آف بزنس ایجوکیشن، ماسٹر آف ٹیکنالوجی ایجوکیشن ایم اے ایجوکیشن (ابتدائی چائلڈ ہڈ) ایم اے (ای ایل ٹی ایل) ایم اے ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ اسیسمنٹ، ایم ایڈ (ایلیمنٹری) ایم ایڈ سیکنڈری، ایم ایڈ سائنس، ایم ایڈ کیلئے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 ستمبر 2006ء ہے اور ایم اے ایجوکیشن کیلئے 15 ستمبر 2006ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ ایم اے ایجوکیشن میں داخلہ کیلئے 23 ستمبر 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 29۔ اگست 2006ء ملاحظہ کریں۔

۞ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور نے درج ذیل ڈگری پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ بی ایڈ، بی ایس ایڈ ایم ایڈ، بی ایس آنرز ان ایجوکیشنل سٹڈی اینڈ ایلیمنٹری ایجوکیشن، بی ایس آنرز ان بیالوجی کیمسٹری اینڈ میتھ میٹکس، بی بی اے، ایم اے ایجوکیشن، ایم اے انگلش اینڈ ٹیچنگ آف انگلش، ایم اے اردو اینڈ ٹیچنگ آف اردو ایم ایس سی کیمسٹری اینڈ ٹیچنگ آف کیمسٹری، ایم ایس سی میتھ میٹکس اینڈ ٹیچنگ آف میتھ میٹکس، ایم فل ایجوکیشن اینڈ اردو۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 ستمبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 29۔ اگست 2006ء ملاحظہ کریں۔

۞ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے پی ایچ ڈی پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے عربی، ایگریکلچر باٹنی، کیمسٹری ہسٹری، اسلامک سٹڈیز، ماس کمیونیکیشن، پاکستان سٹڈیز، فزکس اردو اور زوآلوجی درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم نومبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.bzu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

۞ NFC انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ فیصل آباد نے درج ذیل بیچلرز ڈگری پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ، بی ایس سی میکینیکل انجینئرنگ بی ایس سی (آنرز) کمپیوٹر سائنس۔ ان پروگراموں میں داخلہ کیلئے کمبائینڈ انٹری ٹیسٹ 5 ستمبر 2006ء کو ہوگا۔ جبکہ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 ستمبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔ (041-9220355-57)

(نظارت تعلیم)

عطیہ خون بے مثال خدمت ہے

(بقیہ صفحہ 1)

929 نمبر حاصل کر کے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔

پری میڈیکل گروپ میں عزیزم تیمور خان ولد مکرم نصیر احمد خان صاحب 961 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزم محمد رحمان ولد مکرم بشارت احمد صاحب 957 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم قمر احمد زمان ولد مکرم منور احمد صاحب 907 نمبر حاصل کر کے سوئم قرار پائے۔

پری انجینئرنگ گروپ میں عزیزم وقاص منیر ولد مکرم منیر احمد صاحب 924 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزم عطاء الرؤف سلیمان ولد مکرم عبدالسمیع خان صاحب 916 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم وقاص احمد ملک ولد مکرم ملک محمد انور صاحب 896 نمبر حاصل کر کے سوئم قرار پائے۔

جنرل سائنس گروپ میں عزیزم سہیل احمد ولد مکرم فیاض طاہر صاحب 929 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزم محمد اسامہ ولد مکرم منور احمد صاحب 879 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم فیضان الرحمٰن ولد مکرم مبارک احمد صاحب عابد 828 نمبر حاصل کر کے سوئم قرار پائے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء اور ادارہ کی کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب استاد ادب عربی

عربی ادب اور اس کی تدوین کا تاریخی پس منظر

قدیم عربی شاعری کا تعارفی خاکہ اور اس کی تدریجی ترقی

عربی زبان کا ادب دنیا کا سب سے قدیم ادب ہے کیونکہ یہ انسان کی سب سے پہلی زبان ہے۔ایک وقت تھا کہ بہت سے محققین عمداً یا نادانی میں اس دعویٰ کو تضحیک کی نظر سے دیکھتے تھے کہ عربی دنیا کی سب سے پہلی زبان ہے غیر مسلم تو غیر مسلم مسلمان محققین اور علماء بھی اپنے دین اسلام اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کی اس امتیازی حیثیت سے نا واقف تھے۔لیکن اب علم لسانیات کے ماہرین میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسے محققین کا بھی موجود ہے جو سامی زبانوں کی قدامت کے لحاظ سے اولیت کے قائل ہیں اور ان سامی زبانوں (semetic languages) میں سے عربی زبان کے سب سے پہلی زبان ہونے یا ابتدائی زبانوں میں سے ہونے کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اس کی وجہ وہ قدیم تحریریں ہیں جن کے کتبات اب مل رہے ہیں اور ان کتبات میں کثرت سے عربی زبان کے الفاظ۔عربی زبان کے گرائمر کے اصول وغیرہ تحریری شکل میں سامنے آ رہے ہیں۔وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ زبان جو سامی زبانوں کی ماں تھی یعنی (Proto Semetic Language) جو ان کے بقول اب معدوم ہو چکی ہے اس کی سب سے زیادہ خصوصیات عربی زبان اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ایک مشہور مستشرق اور عرب تاریخ اور عربی ادب کے بارے میں محقق ''فیلپ حتّی'' اپنی کتاب جس کا عربی ترجمہ **''العرب 'تاریخ مؤجز''** کے نام سے چھپا میں لکھتے ہیں۔

باوجود اس کے کہ عربی زبان اپنے ادب کی تدوین کے لحاظ سے باقی سامی زبانوں کی نسبت جدید زبان ہے لیکن اس عربی زبان نے سامی زبانوں کی ماں زبان (جو بقول ان کے معدوم ہو چکی ہے) کی خصوصیات کو عبرانی اور باقی سامی زبانوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھا ہوا ہے۔

(العرب' تاریخ مؤجز مصنفہ فیلپ حتّی۔ناشر/ دار العلم للملايين بيروت ۱۹۴۶ صفحہ ۱۰)

عربی زبان کی انہی خصوصیات کی وجہ سے اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس کے بارے میں اور اس کے ادب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور پھر اس کو سیکھنا نہایت ضروری ہے اور اس مضمون میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ وسیع ترین عربی ادب کے بارے میں اختصار کے ساتھ اتنا کچھ بیان کر دیا جائے کہ عام قاری اس اہم زبان میں ہونے والے عظیم ادبی کاموں کا عام شعور حاصل کر سکے۔

عرب کے جنگجوآنہ ماحول کا عربی ادب پر اثر

عرب فن تحریر سے واقف تو تھے لیکن جزیرہ نما عرب اور خصوصاً حجاز کے علاقہ کے باشندوں میں اس فن کو کثرت کے ساتھ رواج حاصل نہیں تھا۔اس کی ایک وجہ اس علاقہ کے باشندوں کا خاص جنگجوآنہ ماحول اور ان کا مخصوص رہن سہن تھا جس کے مطابق عرب اپنے علاقہ کی آب و ہوا کی وجہ سے اپنے ٹھکانے بدلنے پر مجبور ہوتے تھے آج یہاں ہیں تو کل وہاں اور اس پہ طرّہ یہ کہ یہ قبائل آپس میں مسلسل لڑائی کی حالت میں رہتے۔انہی حالات کی وجہ سے قدیم ادب عربی میں قصے کہانیاں اور ڈرامے نہیں ملتے یا تھیٹر کا تصور نہیں ملتا جیسا کہ یونانی ادب یا دیگر ادب میں ہم پاتے ہیں کیونکہ ادب کی یہ اصناف تقاضا کرتی ہیں کہ پرسکون ماحول ہو اور روزانہ محفلیں لگتی ہوں اور لوگ آسائش کے دن گذار رہے ہوں۔عربوں کی محفلیں لگتی تھیں تو وہ جنگوں ہی کی باتیں کرتے تھے یا اس جنگی ماحول کی وجہ سے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو جوش دلانے کے لئے فخریہ انداز اپناتے تھے اور یہ فخریہ مزاج ہی تھا جو انہیں شاعری کی طرف لے آتا تھا چنانچہ فخریہ قصائد کہے جاتے اور ایسے شعراء کو بہت قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا کیونکہ وہ قومی جذبات کو زندہ رکھنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے قوم کی فتح پر قوم کا فخر سے ذکر کرتے اور اس کی فتح کو مشہور کرتے اور قوم کی شکست پر اس کی غیرت کو ابھارتے۔ایسے بدوآنہ جنگی ماحول میں لکھنے لکھانے کی طرف بھلا کس کی توجہ ہو سکتی تھی اور پھر ایسے ماحول میں جب تحریری ریکارڈ نے لوٹ کھسوٹ اور جنگوں میں ضائع ہو جانا ہو تو ظاہر ہے کہ پھر اپنی قوم کے بارے میں یا اپنے بارے میں ادبی خیالات کو محفوظ رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ اہل قبیلہ کے سینے اور ان کے دماغ ہی ہو سکتے تھے چنانچہ قبائل خاص طور پر اپنے میں سے ایسے افراد کا اہتمام رکھتے تھے جو ان کی روایات اور ان سے متعلق شاعری کو محفوظ رکھ سکیں۔اسی طرح شعراء بھی اپنے ساتھ ایسے ساتھیوں کو رکھتے تھے جو ان کی شاعری کو یاد رکھیں اور آگے سنائیں۔ایک عربی شاعر تصورات کی دنیا میں نہیں رہتا کیونکہ اسے اس کی فرصت ہی نہیں چنانچہ اسے حقائق کی دنیا میں رہنا پڑتا ہے وہ اسی کے بارے میں کہتا ہے جو اسے اپنے ارد گرد نظر آتا ہے انہی حالات کے مطابق اس کی شاعری میں مضامین پیدا ہوتے ہیں جن حالات سے اسے روزانہ نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔

عربی ادب کا اکثر حصہ ضائع ہوتا رہا

مندرجہ بالا سطور میں مختصراً اس پس منظر کو بیان کیا گیا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ عربوں میں تحریر لکھنے کا رواج عام کیوں نہ ہو سکا۔نیز یہ بھی بتانا مقصود ہے کہ کیوں اس قدر قدیم زبان کا ادب ضائع ہوتا رہا۔چونکہ عربی ادب کا بہت بڑا حصہ جس کا تعلق زمانہ جاہلیت سے ہے وہ تحریر میں نہیں آ سکا تھا اس لئے عربوں کے زبردست حافظوں کے باوجود اس کے کئی حصے ساتھ ساتھ ضائع بھی ہوتے رہے۔پھر اگر یادداشت ہی سب کچھ ہو جو ادب کو محفوظ رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہو تو پھر ظاہر ہے کہ یادداشتوں میں خصوصی اہتمام کے ساتھ وہی اشیاء محفوظ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے جن کی خاص اہمیت ہوتی ہے اور جب تک یہ ضرورت قائم رہتی ہے وہ امور دماغ میں محفوظ رہتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جب نئے نئے واقعات اور حادثات رونما ہوتے ہیں تو پھر وہ نئے واقعات و حادثات یادداشتوں میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں اور پرانی باتیں اپنی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے بھلا دی جاتی ہیں۔عرب شاعری کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔قدیم عرب شاعر اپنے زمانہ میں جب شاعری کر رہا تھا تو وہ ایسے انداز میں شاعری کر رہا تھا کہ کسی ادب یا لٹریچر کو تخلیق کرنے کا منصوبہ ظاہر ہے اپنے ذہن میں نہیں رکھتا تھا جیسا کہ آج ہم اس شاعری کو دیکھ رہے ہیں بلکہ وہ تو اپنی اور اپنی قوم کی وقتی ضروریات کے پیش نظر اشعار پر اشعار کہے جاتا تھا اور اس کی قوم میں سے کچھ اس کے ساتھی ان اشعار کو اپنے حافظوں میں محفوظ کرتے چلے جاتے اور پھر ان کو مختلف مواقع پر سناتے پھر اور ضروریات کے تحت اور قصائد کہے جاتے اور سنائے جاتے تو اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا اسی لئے آغاز اسلام سے 150 سال قبل کا عربی ادب روایات کے ذریعہ بعد میں محفوظ کیا جا سکا ہے اور اس سے قبل زمانہ کا عربی ادب محفوظ حالت میں نہیں ملتا۔اور جو ادب محفوظ ہوا ہے وہ ابتدائی زمانہ اسلام میں بھی ضبط تحریر میں نہیں لایا جا سکا تھا کیونکہ اس زمانہ میں مسلمان دانشوروں کی ساری توجہ قرآن کریم اور احادیث لکھنے کی طرف رہی یا دیگر اسلامی مہمات میں ان کی بے پناہ مصروفیت ادب عربی کو ضبط تحریر میں لانے سے بے اعتنائی کا ایک سبب رہی اور زمانہ اسلام میں بھی یہ سابقہ روایت کے مطابق زبانی طور پر ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا رہا بلکہ دوسری صدی ہجری تک ادب عربی کو لکھا نہیں جا سکا۔

عربی ادب کے پانچ ادوار

عربی ادب پر زمانی اثرات کے لحاظ سے پانچ ایسے زمانے مشاہدہ میں آتے ہیں جن میں عربی ادب ان زمانی تغیرات کے نتیجہ میں بہت متاثر ہوتا رہا۔اس لئے عربی ادب کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ان میں سے پہلا دور قبل از اسلام کا دور ہے جسے زمانہ جاہلیت کہتے ہیں۔اسے دور جاہلیت اس لئے کہا جائے تو بجا ہو گا کہ یہ اسلام سے قبل کا وہ دور ہے جب لوگ مذہبی لحاظ سے اور دینی لحاظ سے جہالتوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے پھر اسلام نے اپنے نور سے اس دور کو روشن کر دیا۔دوسرا دور زمانہ اسلام اور اموی عہد کا دور ہے۔تیسرا دور عباسی عہد حکومت کا دور ہے چوتھا دور ترکی عہد حکومت کا دور ہے جب کہ اس کے بعد کے ادب کو پانچویں دور میں شامل کیا جاتا ہے۔

عربی ادب کی تدوین اور اس کے بارے میں بعض شکوک وشبہات

عربی ادب کی تدوین بھی اسی طرز پر ہوتی ہے جس طرز پر احادیث نبویہ کو راویوں سے سن کر محفوظ کیا گیا لیکن جتنی احتیاط احادیث نبویہ کو جمع کرنے میں کی گئی اس کی عشر عشیر محنت بھی عربی ادب کی تدوین کے وقت نہیں کی گئی اور نہ ہی ایسا ہو سکتا تھا کیونکہ احادیث کے ساتھ اہل اسلام کو خاص روحانی لگاؤ تھا اور نیک نیتی کے ساتھ ولی اللہ وجودوں مثلاً حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم وغیرہ نیک علماء نے احادیث کی جمع و تدوین میں عرق ریزی سے کام لیا اور احادیث کا ایک خاص حصہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ کے زمانہ ہی سے لکھا بھی گیا تھا۔اس کے باوجود احادیث کی جمع و تدوین میں بھی بہت کچھ رطب و یابس شامل ہو گیا ہے۔احادیث کی اس جمع و تدوین کی مثال کو دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عربی شاعری کی صحت کی حالت کیا ہو گی چنانچہ ایک مشہور مؤرخ اور نقاد **ابو جعفر النحاس (المتوفی ۳۳۷ھ)** اور بیسویں صدی کے مشہور عربی ادیب اور نقاد ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے اس نظریہ کو بھرپور انداز سے اٹھایا کہ قدیم عربی ادب جو ہم تک پہنچا ہے وہ سارے کا سارا ادب بعد میں گھڑا گیا ہے۔ان کی یہ بات کسی حد تو درست ہو سکتی ہے لیکن سارے کے سارے عربی ادب کو ہم گھڑا ہوا نہیں کہہ سکتے کیونکہ بے شمار اشعار اور تقاریر اور مقولے جن کو اس عربی ادب کی بنیادی اصناف میں شمار کیا جاتا ہے ان کے درست ہونے پر مستند ثبوت بھی مہیا ہیں۔لیکن یہ بحث کہ عربی ادب کا کتنا حصہ درست اور کتنا بعد میں گھڑا گیا ہے اس پہ دونوں مکتبہ فکر کے علماء کی بڑی بڑی بحثیں موجود ہیں اور ان کو یہاں ذکر کرنا عام قاری کے لئے غیر دلچسپ ہو جائے گا۔اس لئے اس موضوع کو بعض محققانہ دماغ رکھنے والے قاریوں کے لئے چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔

عربی ادب کی تدریجی ترقی

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آغاز اسلام سے 150 سال قبل کا عربی ادب روایات کے ذریعہ

بعد میں محفوظ کیا جا سکا ہے۔اس محفوظ کئے جانے والے ادب کا سب سے مستند حصہ شاید وہ سات قصائد ہیں جن کو عربوں نے اپنی پسندیدگی کے اظہار کے لئے خانہ کعبہ کی دیوار پر لٹکایا ہوا تھا۔یہاں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ 150 سال قبل از اسلام عربی ادب موجود ہی نہ تھا۔عربی ادب نہ صرف موجود تھا بلکہ انتہائی اچھی حالت میں موجود تھا۔اس کا ثبوت وہ ادب ہے جو ہم تک پہنچا ہے کیونکہ وہ بڑا اشستہ اور ترقی یافتہ ہے اس ادب کی ترقی یافتہ شکل بتاتی ہے کہ اس سے قبل کا ادب بھی بہت عمدہ تھا جو ضائع ہو گیا ہے۔یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کے ادب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔پہلا حصہ شاعری اور دوسرا حصہ تقاریر اور مقولے اور حکیمانہ فقرات ہیں جو نثر میں ہیں۔تقاریر کے اس حصہ کو عربی ادب کی اصطلاح میں خطابۃ کہتے ہیں۔زمانہ جاہلیت کی بہت کم تقاریر ہیں جو ریکارڈ میں محفوظ ہیں اس کی ایک بہت بڑی وجہ تو یہ ہے کہ شعر کو یاد رکھنا نثری تقریر کی نسبت زیادہ آسان ہے اس لئے شاعری زیادہ مقدار میں منتقل ہوئی ہے۔سب سے پہلے عربی شاعری کے بارے میں اور عرب شعراء کے بارے میں تحریر ہے۔

عربی شاعری اور عربوں کے نزدیک شعر کی تعریف

شعر ایسے کلام کو کہتے ہیں جو باوزن مقفّی ہو اور دل کے باریک سے باریک جذبات کی ترجمانی بڑے خوبصورت اور مؤثر انداز میں کرسکتا ہو۔لیکن عرب شعر کے لئے وزن اور قافیہ کی شرط نہیں بلکہ کسی اور چیز کو شرط ٹھہراتے تھے اور وہ تھا الفاظ کا دل کے جوش اور سینے کے اُبال کے نتیجہ میں بے اختیار زبان سے جاری ہو جانا جیسا کہ کسی عرب سے جب شعر کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا:

''شعر وہ چیز ہے جس سے ہمارے سینے جب ابلنے لگتے ہیں تو ہمارے سینے اسے ہماری زبانوں پر پھینک دیتے ہیں۔'' پس اہل عرب شعر کے لئے وزن اور قافیہ کو اہمیت تو ضرور دیتے تھے مگر اسے شعر کے لئے شرط نہیں ٹھہراتے تھے بلکہ ایسی حالت جس میں انسانی جذبات سینے میں اس قدر اُبال پیدا کر رہے ہوں کہ وہ اُن کو الفاظ کا لباس پہنا کر باہر نکالنے پر مجبور ہو جائے چاہے نثر کی شکل میں ہو یا نظم کی شکل میں‘ تو ایسا کلام عربوں کی نظر میں شعر کہلاتا تھا۔مثلاً حسان بن ثابتؓ کے بارے میں یہ روایت کیا جاتا ہے کہ اُن کے بیٹے کو بھڑ نے کاٹ لیا تو اس نے بھڑ کے بارے میں کہا ''كأنه ملتف في بردي حبرة'' یعنی وہ بھڑ ایسے تھا جیسے اُس نے مختلف رنگوں سے منقش دو یمنی چادریں اوڑھ رکھی ہوں۔ اس شاعرانہ انداز کے کلام کو سن کر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''شعر و رب الكعبة'' یعنی کعبہ کے رب کی قسم یہ تو شعر ہے (الرائد فی الادب العربی لإحسان النص وخلیل ہنداوی باب الشعر فی العصر الجاہلی صفحہ ۱-۲)

اسی طرح آنحضرت ﷺ کے عظیم الشان فصیح و بلیغ کلام کو سن کر مشرکین آپ کو بھی شاعر کہتے تھے حالانکہ آپ کے منظوم کلام کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں اور اسی طرح قرآن کے خارق عادت کلام کو سن کر بھی مشرکین اسے شعر کہتے۔جبکہ قرآن میں سوائے چند ایک باوزن آیات کے تمام قرآن کا قصائد یا نظموں کی طرح وزن اور قافیہ وغیرہ بالکل نہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز بھی نہیں کہ عرب شعر میں وزن اور قافیہ کی شرط کی کلیۃً نفی کرتے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ شعر کے لفظ کا اطلاق ایسی نثر پر بھی کرتے تھے جو کسی منظوم کلام کی طرح عمدہ الفاظ میں پروئی اور اثر کے لحاظ سے شعروں جیسی یا اس سے بھی بڑھ کر ہوتی۔

شعر گوئی میں عظیم الشان دسترس

ادب میں شعر کی عمر اتنی ہی قدیم ہے جتنا انسان کا کلام کرنا۔یعنی جب سے انسان نے بات چیت کرنا سیکھا اور اپنے اندرونی جذبات اور خیالات کے اظہار کے لئے الفاظ کا سہارا لینے کے قابل ہوا تو ساتھ ہی شعر بھی وجود میں آ گیا۔شعر ادب کی ایک عظیم الشان صنف ہے۔شعر انسان کی گہری جذباتی حالتوں کی عکاسی کرتا ہے۔شعر شاعر کے اردگرد ہونے والے واقعات اور حوادث کے بارے میں بھی بتاتا ہے یعنی شعر سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب یہ شعر وجود میں آیا تو اس زمانہ میں لوگوں کی عادات‘لوگوں کے جذبات ‘لوگوں کے افکار‘لوگوں کے اخلاق کیسے تھے۔ان پر حکمرانی کرنے والے بادشاہ اور رؤساء ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے اور اس زمانہ میں لوگ کیسی آب و ہوا میں رہتے تھے۔غرض شعر اپنے اندر اپنا پورے کا پورا زمانہ قید کئے ہوئے ہوتا ہے۔

کسی زبان کا شعر جتنا فصیح و بلیغ ہوگا اسی قدر وہ زبان بھی فصاحت و بلاغت کے درجات کو حاصل کرنے والی ہوگی یا کوئی زبان جس قدر فصیح و بلیغ ہوگی اسی قدر اس زبان کا شاعر بھی آسانی کے ساتھ عام فہم انداز میں اپنے ہر قسم کے افکار اور خیالات کا اظہار مکمل شکل میں کر سکے گا۔عربی زبان کی فصاحت و بلاغت پر ایک دلیل اس زبان میں لکھا جانے والا شعر بھی ہے جو فصاحت کے درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔عربی شاعر اس آسانی کے ساتھ شعر کے ذریعہ اپنی بڑی بڑی گہری اور اندرونی کیفیات کا اظہار کرتا ہے جس طرح کہ شعر کہنا گویا اس کی روزمرہ کی عام بول چال کی زبان ہو۔یعنی جس طرح لوگ گھروں اور گلی محلوں میں اپنی مجالس میں اور عام رہن سہن کے معاملات میں بڑی آسانی اور بے تکلفی کے ساتھ نثر میں گفتگو کرتے ہیں عرب شاعر اسی روانی اور بے تکلفی اور برجستگی کے ساتھ شعر کہتا چلا جاتا ہے اور اپنے خیالات کو الفاظ کا لباس پہنانے کے لئے اسے اسی طرح کا موزوں اور خوبصورت لفظ مل جاتا ہے جو اس کے خیالات کو ظاہری تمثل دے دیتا ہے۔اس طرح عرب شاعر کو نظم کی ضروری شرائط یعنی وزن کو قائم رکھنے یا ردیف قافیہ وغیرہ کو برقرار رکھنے کے سلسلہ میں دوسری زبانوں کی نسبت کم سے کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ برجستہ گوئی عرب شاعر کا دوسری زبانوں کے شعراء کی نسبت خاص امتیازی وصف ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ عرب شاعر کو وہ زبان مہیا تھی جو خیالات کو الفاظ کا لباس پہنانے کے لئے الفاظ کی کمی کا شکار نہیں تھی اور دوسرے عرب شاعر کو اپنی زبان پر پورا عبور حاصل تھا۔

عربی شاعری کی تدریجی ترقی

بعض عرب مورخین کا خیال ہے کہ عربی شعر پہلے ایک قبیلہ سے شروع ہوا اور پھر وہاں سے دوسرے قبیلہ میں منتقل ہوا۔جیسا کہ ''طبقات الشعراء'' کتاب کے مصنف ابن سلام لکھتے ہیں ''زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ربیعہ کے شعراء المُرَقَّش اکبر اور المرقش اصغر اور طرفہ بن العبد اور عمرو ابن قمیئۃ اور المُتَلَمِّس نے اس میدان میں شہرت حاصل کی پھر اس قبیلہ سے شعر قبیلہ قیس کی طرف منتقل ہوا جس کے مشہور شعراء میں سے نابغہ الذبیانی اور نابغہ الجحدی اور زہیر بن ابی سلمی وغیرہ ہیں۔اس طرح عربی شعر بنو تمیم میں استقرار پکڑ گیا جن کے مشہور شاعر اوس بن حجر ہیں لیکن مورخین کی یہ رائے کہ عربی شعر پہلے ایک قبیلے میں تھا اور دوسرے میں نہیں تھا اور پھر پہلے قبیلے سے دوسرے قبیلے میں شعر منتقل ہوا کلیۃ غلط ہے بلکہ عرب بھر میں شعر کا مقام اور ہر قبیلہ میں عمدہ عمدہ شعراء کا ہونا اور اُن کی مختلف انداز کی شعری میں پختگی کا ہونا وغیرہ تمام امور کا بغور مشاہدہ کیا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان قبائل میں شروع ہی سے شعر کا وجود تھا ہاں یہ درست ہے کہ بعض قبائل شعر میں عمدگی کے لحاظ سے بعض سے سبقت لے جاتے تھے اور فصاحت و بلاغت میں قدرت رکھنے کے لحاظ سے اس دوسرے کی نسبت کم یا زیادہ درجات پر فائز تھے۔

لیکن اس بات سے قطع نظر کہ کون سا قبیلہ شاعری میں کتنی دسترس رکھتا تھا اور کتنا بلند درجہ رکھتا تھا بحیثیت مجموعی یہ رائے دینے میں کوئی باک نہیں کہ عربی شاعری ترقی کے مدارج طے کرتے کرتے جب بعثت اسلام کے قریب کے زمانہ میں پہنچی تو یہ تمام اُن خوبصورتیوں اور خصوصیات سے مزین ہو چکی تھی جو کوئی انسان اسے دے سکتا ہے اس شاعری کو اس مقام سے آگے ترقی دینا اُن فصاحت و بلاغت کے میدان کے پہلوانوں جو باقی زبانیں بولنے والوں کو عجمی یعنی گونگے یا ایسے لوگ جو حیوانوں کی طرح اپنا مافی الضمیر ادا نہیں کر سکتے‘ کہتے تھے‘ کے بس کی بات نہیں تھی اور یہ خدا کی خاص حکمت کے تحت ہوا تھا کیونکہ اب انسانی طاقتوں سے بڑھ کر ایک ایسا کلام نازل ہونا تھا جس نے اپنی عظیم الشان معنوی اور لفظی برتری سے فصحاءِ عرب کو حیران و ششدر کر دینا تھا اور اس کلام کے بعد اب عربی ادب کی نثر اور نظم میں تمام قسم کی حقیقی ترقیات اسی کلام کی مرہون منت ہونا تھیں۔

جس طرح پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ عربی شاعری کی جو قدیم ترین مثالیں ملتی ہیں وہ کم و بیش 150 سال قبل از اسلام کے زمانہ میں پیدا ہونے والے ادب کی مثالیں ہیں لیکن یہ شاعری اس قدر منظّم‘مرتب‘باوزن اور مقفّی ہے کہ اس سے صاف طور پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عربی شاعری کی ابتداء اس زمانہ سے بہت پہلے کسی وقت میں ہوئی تھی جس کا ہمیں علم نہیں ہو سکا کیونکہ یہ ایک لازمی امر ہے کہ کوئی بھی فن اپنے ابتدائی مراحل میں اتنا منظّم اور مرتب اور عمدہ نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک عرصہ تغیرات کا شکار رہتا ہے اس میں مختلف نوع کی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں پھر کہیں جا کر اس میں حسن اور خوبصورتی اور ترتیب پیدا ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ جو شاعری ہم تک پہنچی ہے یہ وہ شاعری ہے جو اپنے ارتقاء کے مراحل طے کر کے اپنی پختگی والی پُر شباب عمر کو پہنچی ہوئی تھی۔

عربی زبان میں شعر پڑھنے کے لئے إِنْشَاد ُیعنی ''ترنم سے گانا'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔عبرانی لفظ ''شیر'' جس کا مطلب ''راگ یا بھجن'' ہے بھی اسی عربی لفظ ''شعر'' سے نکلا ہے۔چنانچہ شعر کا ''غنا'' یعنی گانے کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔

انسانی فطرت اس طور پر واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو خاص ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ بندھے ہوئے الفاظ میں ترنم کے ساتھ سننے کو زیادہ پسند کرتی ہے۔فطرت کی یہی آواز انسان کو عام سادہ نثر سے باترتیب قافیہ دار نثر کی طرف لے جاتی ہے۔عربوں نے خصوصاً عرب کاہنوں نے ایسی موتیوں کی طرح پروئی ہوئی مقفّی نثر کو نثر مُسَجَّع کا نام دیا ہے۔مُسَجَّع سجع سے نکلا ہے اور یہ لفظ ''سجع'' کبوتر کی آواز پر اطلاق پاتا ہے۔کیونکہ کبوتر کی آواز ''سجع'' میں جس طرح ہم آہنگی ہونے کی وجہ سے ایک نغمگی پیدا ہوتی ہے اسی طرح ایک مقفّی نثر کو جس کے وزن کی وجہ سے اس کو پڑھنے سے آواز میں ترتیب پیدا ہو جاتی ہے۔تو اسے اس لئے ''نثر مسجع'' کہا جانے لگا۔یونانی کاہنوں کی طرح عرب کاہن بھی مناجات کرنے کے لئے‘ وعظ و نصیحت کو پسندیدہ بنانے کے لئے‘ دیوتاؤں سے کلام کرنے کے لئے اور ان سے رحم کی التجا کرنے کے لئے نثر مسجع میں گا گا کر اور ترانوں اور راگوں کی صورت میں کلام کیا کرتے تھے اسی طرح پرانے بزرگوں کے حکیمانہ مقولوں کو جلد یاد رکھنے کے لئے تا کہ وہ محفوظ حالت میں رہیں اسی طرح کی مقفّی نثر گا گا کر اور راگوں کی صورت میں پڑھی جاتی تھی۔اس طرح یہ نثر مسجع عربی شاعری کی سب سے پہلی اور ابتدائی شکل بن کر ابھری پھر اس نثر مسجع سے رجز کی طرف اور رجز سے بتدریج قصیدہ کی طرف ترقی ہوئی۔

پہلا عرب شاعر جس کی شاعری محفوظ حالت میں ہم تک پہنچی ہے وہ مُہَلْہَل ابن رَبِیْعۃ ہے جو مشہور عرب شاعر امرؤالقیس کا ماموں تھا۔اس بات کا ثبوت کہ مُہَلْہَل ابن رَبِیْعۃ سے قبل بھی عربی زبان کے عمدہ اور بہترین شاعر پیدا ہوئے تھے امرؤالقیس کا یہ شعر ہے۔

عُوْجَا عَلَى الطَّلَلِ المُحِيلِ لَعَلَّنَا
نَبْكِي الدِّيَارَ كَمَا بَكَى ابنُ خِذَامِ

''یعنی ان برباد ہوئے ویران کھنڈروں پر ٹھہر جاؤ تا کہ ہم بھی ان پر اسی طرح رو لیں جس طرح ابن

خدام رودیا تھا'' اس شعر میں امرؤالقیس ابن خذام کی شاعری کا ذکر کر رہا ہے اور یہ شاعر مہلہل ابن ربیعہ اور امرؤالقیس سے بہت پہلے کسی زمانہ میں گذرا ہے اس کی قدامت کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا کوئی ایک شعر بھی کسی کو معلوم نہیں ہو سکا اور اگر امرؤالقیس اس کا نام اپنے اس شعر میں ذکر نہ کرتا تو ہم اس نام سے ہی نا آشنا رہتے

(المفصل فی تاریخ الأدب العربی الجزء الأول مطبع الأمیریہ ببولاق القاهرة)

اسی طرح عنترة بن شدّاد بھی اپنے سے قبل کے شعراء کے علم اور شاعری میں ان کی خدمات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔

فَهَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ

یعنی ''شعر میں مضمون آفرینی اور نکتہ سنجی کے لحاظ سے ہم سے پہلے شعراء نے کوئی خلا نہیں چھوڑا ہر میدان میں طبع آزمائی کی ہے''

یعنی عنترة بن شدّاد جیسے پرانے شاعر سے قبل بڑے وسیع پیمانے پر عربی شاعری پر کام ہو چکا تھا اور تاریخ میں مرقوم شعراء کی شاعری ان کی مرہون منت تھی جن کا کام تاریخ کے صفحات ذکر کرنے سے قاصر ہیں۔ قدیم ترین شعر جو ملے ہیں وہ مشہور عرب جنگ ''حرب البسوس'' کے زمانہ سے کچھ قبل کے ہیں اور یہ مدت 130 سال قبل از ہجرت سے زیادہ نہیں۔

عربی شاعری کا سب سے پہلا وزن ''رجز''

ترنم اور نغمگی کے ساتھ انسانی مزاج کی گہری ہم آہنگی ہی انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے دل کی بات الفاظ کی خاص ترتیب میں ادا کرے۔ الفاظ کی یہی خاص ترتیب جس کو جب گا کر پڑھا جائے تو یہ ایک قسم کا ترنم اور نغمگی پیدا کر دے ''باوزن'' ترتیب کہتے ہیں۔ الفاظ کی یہ ترتیبیں اپنے حروف کی کمی بیشی کے مطابق کئی قسم کی اشکال اور صورتیں رکھتیں ہیں۔ چنانچہ الفاظ کی بعض ترتیبیں چھوٹی ہیں اور بعض بڑی۔ ان ترتیبوں کی درجہ بندی کرنے کے لئے مختلف اوزان بنائے گئے تاکہ یہ بتایا جا سکے کہ کونسی باوزن ترتیب کس درجہ کی ذیل میں آتی ہے۔ مختلف زبانوں کی شاعری میں وزن کی کیفیات کے مطابق ان کے قواعد الگ الگ ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ شاعری کے آغاز کے بہت بعد اس کے اوزان مقرر کئے گئے۔ عربی شاعری کے اوزان کے علم کو ایجاد کرنے کا سہرا خلیل بن احمد الفراهیدی کے سر ہے۔ جس نے مختلف عرب شعراء کے اشعار سن کر ان کی 15 عدد درجہ بندیاں کیں یعنی 15 وزن تجویز کئے ان میں سے ہر ایک وزن کو ''بحر'' بھی کہتے ہیں۔ بعد میں ایک اور عربی عالم ''أخفش'' نے ایک اور وزن یعنی بحر ''متدارک'' کا اضافہ کیا۔ ان اوزان میں سے ایک بحر ''بحر رَجز'' بھی ہے جس کا وزن ''مستفعلن'' ہے۔ نثر مسجع کے بعد قافیہ اور وزن کے ملنے سے عربی شاعری میں جس پہلی بحر کی شکل ابھری ہے وہ یہی بحر رجز تھی۔ عرب کی قدیم روایات کے مطابق ''رجز'' کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ عربوں کے آباؤاجداد میں سے ایک ''مُضَر بن نَزَار'' ایک روز اپنے اونٹوں کو لئے کہیں جا رہا تھا اور خود بھی ایک اونٹ پر سوار تھا۔ چلتے چلتے ایک اونٹ نے اسے نیچے گرا دیا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اپنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹنے پر اس نے کہا (وا یَدَاہ وا یداہ) ہائے میرے تکلیف زدہ ہاتھ' ہاتھ میرے تکلیف زدہ ہاتھ۔ اس کی آواز چونکہ بہت خوبصورت اور سریلی تھی نیز اس نے یہ الفاظ ایک خاص خوبصورت ترتیب یا ایک وزن میں کہے تھے تو اونٹوں پر اس کا اثر ہوا اور تیز رفتاری سے چلنے لگے۔ پس اس کے بعد اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے اونٹوں کو ہانکنے والا جو گیت گاتا جسے ''حُدی خوانی'' کہا جاتا وہ اسی وزن میں گائے جانے لگے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ رجز کا وزن اونٹ کی چال اور اس کی حرکتوں سے اخذ کیا گیا ہے کیونکہ رجز کی تقطیع اور اونٹ کے قدموں کے زمین پر پڑنے میں بہت زیادہ مشابہت ہے۔

حدی خوانی

''حدی'' ان گیتوں اور نغموں کو کہا جاتا تھا جو اونٹوں کو ہانکنے والے عرب اونٹوں کو تیز چلانے کی غرض سے گایا کرتے تھے ان حدی خوانوں کی آوازیں بہت بلند اور مترنم ہوتی تھیں۔ احادیث میں ایک مسلمان صحابی حدی خوان حضرت عامر بن الأکوع کا بھی ذکر ملتا ہے جن کی حدی خوانی آنحضرت ﷺ کو بہت پسند تھی۔

حدی خوانی وہ صنف ہے جس کے بارے میں قدیم عربوں کی رائے ہے کہ زیادہ تر شاعری اسی مقصد کے لئے ہوتی تھی۔ اس طرح عربی شاعری کا باقاعدہ آغاز حدی خوانی سے ہوا اور ابتدا میں شاعری کا اکثر استعمال صحراؤں اور بیابانوں میں ایسے اونٹوں کو چرانے والے بدو حدی خوانوں ہی نے کیا۔ پھر قبائلی جنگوں میں اپنے قبیلہ کی شان و شوکت بیان کرنے کے لئے اور غزل اور مرثیہ اور ھجو وغیرہ دوسری اصناف کے لئے بھی شاعری شروع ہوگئی اور ہر صنف کے لئے سروں اور راگوں کے اختلاف کی وجہ سے الگ الگ وزن بھی اختیار کئے جانے لگے۔ چنانچہ رجز کے بعد ''ھزج''، ''طویل'' اور ''بسیط'' کے اوزان عرب شاعری میں استعمال ہوئے۔ رجز کی طرح ان ابتدائی بحروں کے بارے میں بھی عربوں کی یہی رائے ہے کہ یہ اوزان بھی اونٹ کی مختلف چالوں اور مختلف حرکات کی مناسبت سے ظہور میں آئے۔ عرب بدو اپنا اکثر وقت اونٹوں ہی کے ساتھ گذارتے کیونکہ اونٹ تپتے صحراؤں کی سخت زندگی میں ان کا بہت بڑا مددگار ساتھی تھا۔ چنانچہ جب ان کی طبیعت ''غنا'' یعنی گانے کی طرف مائل ہوتی تو وہ اونٹوں کے قدموں کی تھاپ کے مطابق گانے لگ پڑتے۔ چونکہ آہستہ چلتے ہوئے اونٹ کے قدموں کی آواز اور درمیانی رفتار چلنے والے اور تیز بھاگنے والے اونٹ کے قدموں کی تھاپ میں فرق ہوتا تھا اس لئے مختلف حالتوں میں وہ بدو مختلف اوزان میں گاتے تھے اس طرح علیحدہ علیحدہ وزن مشہور ہو گئے۔ عرب شاعری کا آغاز چونکہ انہی دیہاتوں میں اور دیہاتی علاقوں میں انہیں بدوؤں نے کیا نہ کہ شہروں کے رہنے والے آرام پسند شہریوں نے اس لئے اوزان کے بارے میں عربوں کی اس رائے کو غیر معقول نہیں کہا جا سکتا بلکہ یہی قرین قیاس رائے معلوم ہوتی ہے۔ ''رجز'' کا تو اونٹوں کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق بیان کیا جاتا ہے کہ عربوں میں یہ مقولہ مشہور ہے کہ ''رجز شعر کا لڑکپن ہے۔ نثر مسجع اس کا باپ اور حدی خوانی اس کی ماں ہے''

جس طرح کہ یہ ذکر گزر چکا ہے کہ عربی شاعری کے آغاز کے زمانہ کا تعین ممکن نہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ جس زمانہ کی عربی شاعری ریکارڈ میں موجود ہے اس سے بہت پہلے اس کا نہ صرف آغاز ہو چکا تھا بلکہ یہ اپنے اندر نغمگی اور مضامین کی پختگی کی خصوصیات کے میدان میں ترقیات کی کئی منازل طے کر کے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ چکی تھی یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ عربی شاعری کی تدریجی ترقی کا آغاز نثر مسجع سے ہوا جس کے بعد رجز گائی جانے لگی اور رجز کا آغاز مضر بن نزار بن معد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو عربوں کے جد امجد عدنان' جو کہ حضرت اسماعیل کی نسل سے تھے' کے پڑپوتے تھے یعنی مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ رجز کے بعد ھزج اور رمل اور طویل اور بسیط وغیرہ بحروں کے اوزان ابھرے۔

زمانہ جہالت کے عرب ان بحروں سے خوب واقف تھے جیسا کہ احمد بن فارس وفات 395 ھجری اپنی مشہور کتاب الصاحبی میں باب'' الخط العربی و أول من کتب به ''میں لکھتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ''اس علم کا اس پر اتفاق ہے کہ عرب شعروں کی بحور کے بارے میں جانتے تھے اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب قرآن نازل ہوا اور مشرکین میں سے بعض نے کہا کہ یہ شعر ہے تو ولید بن مغیرہ نے اس بات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ محمد جو کچھ پڑھتا ہے اسے میں نے شعر کی قراءتوں مثلاً ھزج اور رجز وغیرہ پر عرض کر کے پڑھا ہے لیکن مجھے وہ شعر کی ان قراءتوں کے مطابق نہیں لگا۔ پس ولید کا یہ کہنا بتاتا ہے کہ اسے شعروں کی بحور کا علم تھا۔''

رپورٹ: جاوید اقبال صاحب مربی سلسلہ لائبیریا

Ghon Town لائبیریا میں بیت اور مشن ہاؤس کا افتتاح

مادیت کے اس دور میں جہاں ساری دنیا مال و متاع کے حصول میں سرگرداں ہے وہاں جماعت احمدیہ لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلانے میں کوشاں ہے۔ اور اس مقصد کے لئے شہر بشہر اور قریہ قریہ بیوت الذکر تعمیر ہو رہی ہیں۔ Capemount میں Tower ڈسٹرکٹ کے Ghon Town میں بیت اور مشن ہاؤس کی تعمیر اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

Ghon Town منروویا سے سیرالیون جانے والی پختہ سڑک سے پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہ نئی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے کہ اس ٹاؤن میں بھی اللہ کا گھر بنائیں۔ اس تعمیر کا اکثر کام وقار عمل کے ذریعہ ہوا ہے۔ بیت کی تعمیر کے ساتھ جماعتی تربیت کے لئے مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے جس میں لوکل مربی جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف عمل ہیں۔

بیت کی افتتاحی تقریب کے لئے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر جماعت لائبیریا ایک وفد کے ساتھ منروویا سے یہاں تشریف لائے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی معززین اور ائمہ کرام بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں بیت کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا۔ بعد ازاں علاقہ کے معززین اور ائمہ کرام نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ جماعت احمدیہ دوسرے شہروں میں بھی بیوت الذکر تعمیر کرے۔

افتتاحی تقریب میں مسٹر جینکن سکارٹ ابوبکر سابق وزیر انصاف اور خارجی امور کے علاوہ لائبیریا مسلم کونسل کے Information Officer مکرم عبدالکریم صاحب نے بھی شرکت کی اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ ایک قائد (خلیفہ) کی آواز پر اٹھتی اور بیٹھتی ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا راز ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ذریعہ دین حق کا بول بالا کرے۔

اس بیت کی خاص بات یہ ہے کہ یہ خدام الاحمدیہ لائبیریا نے تعمیر کی ہے۔ جب مکرم امیر صاحب نے یہاں بیت اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا ارادہ ظاہر فرمایا تو مکرم احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اس بیت کے تمام اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ادا کئے جانے کی درخواست کی جسے منظور کر لیا گیا۔

افتتاحی تقریب میں دو صد سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس بیت کو اس علاقہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کا مثالی مرکز بنائے اور جماعت احمدیہ لائبیریا کو مزید خوبصورت بیوت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 21 جولائی 2006ء)

مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمان صاحب

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے مخلص احمدی

مکرم ومحترم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب

میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر پیر مجیب الرحمٰن صاحب پاشا مورخہ 21 جون 1961ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا کا نام حضرت برکت علی صاحب ہے۔ آپ کی والدہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ، حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیٹی تھیں۔

خاندانی تعارف

ہمارا خاندان ان چند معروف خاندانوں میں سے ہے۔ جو سجادہ نشینی ترک کر کے حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہوئے اور آپ سرزمین پنجاب کے ایک مشہور ولی اللہ حضرت حافظ محمد نوشاہؒ (وفات 1065 ہجری) کی اولاد سے گیارہویں پشت پر تھے۔ یہ ولی اللہ پنجاب کے ضلع منڈی بہاؤالدین کے موضع رنمل تحصیل پھالیہ میں دریائے چناب کے اسی کنارے مدفون ہیں جس پر 70,60 میل کے فاصلہ پر ربوہ شہر آباد ہے۔ یہ ولی اللہ صاحب الہام تھے اور اپنے کلام میں بتاتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا ہے کہ خلق خدا کو اس کے خالق حقیقی کی طرف بلاؤں۔ چنانچہ اس زمانے کی قلمی کتب سے جو عجائب گھر لاہور میں محفوظ تھیں اور جنہیں 70ء کی دہائی میں دارالمؤرخین لاہور نے شائع کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حافظ محمد نوشاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے 307ء خلفاء کے ذریعے اپنا تبلیغی مشن ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلایا ہوا تھا اور وہ خلفاء تبلیغ اسلام بھی کرتے اور کرواتے نیز ان کو بیعت لینے کا اختیار بھی دیا ہوا تھا اور اس طرح ایک فرانسیسی محقق کے مطابق لگ بھگ 2 لاکھ لوگوں نے شرک سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا تھا اور آپ کے کلام سے کفر وشرک کی تردید کا بھرپور اظہار ہوتا ہے۔ نیز اپنے منظوم کلام میں نہ صرف حضرت امام المہدی کے ظہور کی پیشگوئی کی ہے بلکہ ان لوگوں کو جو ان سے وابستہ ہوں گے خوش قسمت قرار دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت امام مہدی کو ماننے والے درویش طبع لوگ ہوں گے اور یہ زمین وقت آنے پر ایسے نیک لوگوں سے پُر ہو جائے گی۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے والے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے والے ہوں گے۔ میدانوں، جنگلوں اور پہاڑوں تک میں دین کے چراغ روشن ہوں گے اور ان کے ذریعے ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ کمزوروں، غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے ذریعہ پناہ ہوں گے۔

ڈاکٹر پیر مجیب الرحمٰن پاشا کے دادا جان چار بھائی تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ 1۔ حضرت پیر برکت علی صاحب (جو قبول احمدیت سے قبل سجادہ نشین تھے)۔ 2۔ حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب۔ 3۔ حضرت پیر اکبر علی صاحب۔ 4۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب اور بفضل اللہ تعالیٰ ان چاروں کو اللہ تعالیٰ نے رفقاء مسیح موعود میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہاں ان میں سے اولیت حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے حصے میں آئی۔ جو 1896ء کے زمانے میں فوج کے اندر بھرتی ہو کر سمالی لینڈ افریقہ پہنچے جہاں فوج کے ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیانوی کے ذریعے حضرت مسیح موعود کے دعوے کو سمجھا اور پہلے خط کے ذریعے بیعت کی اور ہندوستان آکر دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ بعد ازاں 1900ء تک اپنے تینوں بھائیوں کو بھی حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل کیا اور حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی جماعتی خدمات کا کچھ ذکر اخبار الحکم 14 مارچ 1901ء اور 10/اپریل 1901ء کے پرچوں میں ملتا ہے۔

اسی طرح جماعت کی تاریخ میں ان کے بارہ میں یہ واقعہ بھی محفوظ ہے کہ ان کو ہمارے خاندان میں سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کا پہلا موقع عطا ہوا۔ اس کا ذکر 1904ء کے البدر اور الحکم کے فائلوں میں محفوظ ہے اور بعض اوقات الفضل کے کالموں میں بھی تذکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ 18 نومبر 2005ء کی الفضل میں جو ذکر ہوا ہے اس کا کچھ حصہ یہ ہے۔

''سمالی لینڈ میں خون سے گلستان احمدیت کی آبیاری''۔

''حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھائی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ آپ نے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رئیس اعظم خوست کے صرف پانچ چھ ماہ بعد سمالی لینڈ میں حق وصداقت کے لئے 10 جنوری 1904ء کو اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا''۔

اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کی تاریخ ڈاکٹر پاشا کے ننھال میں بھی چلتی آئی ہے جیسا کہ آپ کے ماموں جان حضرت حافظ عبیداللہ صاحب نے جزیرہ ماریشس میں رتبہ شہادت پایا اور اسی طرح مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے ٹرینیڈاڈ میں نذرانہ جان دے کر رتبہ شہادت پایا۔ جو ڈاکٹر پاشا صاحب کی والدہ صاحبہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام فدایان جماعت پر رو بہ رحمت رہے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمادے۔ آمین

مرحوم ڈاکٹر پاشا کی شادی محترمہ ڈاکٹر نعیمہ مجیب کے ساتھ مورخہ 14/اگست 1993ء کو ہوئی تھی۔ جو مکرم ومحترم خان صاحب فضل الرحمٰن صاحب آف پارہ چنار اور امیر ضلع راولپنڈی کی بھانجی ہیں۔ مکرم خان صاحب موصوف نے ان کی پرورش کی اور تعلیم دلائی۔ اس لئے محترمہ ڈاکٹر نعیمہ اپنے آپ کو ان کی بیٹی تسلیم کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم خان صاحب کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرماوے اور زیادہ سے زیادہ جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

مورخہ 7 مئی 2006ء کو اتوار کا دن تھا اور چک نمبر 24 میں جو یہاں سانگھڑ شہر سے 12 میل کے فاصلہ پر ہے۔ مکرم امیر صاحب ضلع کی صدارت میں صدران ضلع کا اجلاس تھا اور اسی طرح ناظم صاحب ضلع کی صدارت میں زعماء انصاراللہ کا بھی اجلاس ہونا تھا۔ مرحوم جماعت مقامی میں سیکرٹری تحریک جدید تھے اور ضلعی سطح پر انصاراللہ کی تنظیم میں ضلع کے نائب ناظم ارشاد کے عہدہ پر تھے۔ چنانچہ ان اجلاسات کے سلسلہ میں مرحوم اس روز 2 بار اپنی گاڑی پر شہر سے چک 24 گئے اور آئے اور بعد دوپہر سے لے کر رات تک اپنے کلینک پر بھی کام کیا۔ رات قریباً سوا نو بجے کلینک سے فراغت ہوئی اور مرحوم اٹھ کر کلینک کے اس گیٹ پر پہنچے جو مین روڈ پر کھلتا ہے تو ایک زیر علاج مریض نے ان کو روکا اور وہیں کھڑے کھڑے اپنی بیماری کی کچھ روئداد بیان کر رہا تھا کہ قاتل کو مرحوم پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔ پستول سے اس نے سر کے پچھلے حصے پر فائر کیا اور گولی دماغ سے گزرتی ہوئی پیشانی سے پار نکل گئی اور مرحوم اسی جگہ گر گئے اور قاتل بھاگ کر قریب کی اندھیری گلی میں غائب ہو گیا۔ جبکہ اس کے پاس کھڑے مریض نے نہ تو پکڑنے کی کوشش کی نہ کوئی شور مچایا کہ آس پاس سے کوئی مدد کو پہنچتا اور نہ ہی قاتل کا پیچھا کیا۔ اس وقوعہ کے فوراً بعد مرحوم کو سانگھڑ کے سول ہسپتال لے جایا گیا۔ عملے نے فرسٹ ایڈ دی اور خون کی بوتل لگائی اور مزید علاج کی خاطر ایک ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں سول ہسپتال حیدرآباد روانہ کر دیا۔ لیکن مرحوم سول ہسپتال کے عین قریب پہنچ کر انتقال کر گئے۔

ان کے بڑے دادا حضرت حافظ محمد نوشہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں اس شہادت کے مضمون پر یوں روشنی ڈالی گئی ہے۔ 500 سال اس پرانی زبان کا مفہوم یہی ہے کہ توحید پرست لوگ خود تو فطرتاً ''زرویر'' یعنی سب کے خیر خواہ ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ساری مخلوق ان کی مخالف اور دشمن بن جاتی ہے۔ پس بعض کو تو سولی سے واسطہ پڑ جاتا ہے اور بعض کے چمڑے اتار دیئے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر پاشا صاحب کے تین بھائی اور چار بہنیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ پیر حبیب الرحمٰن صاحب۔ فلاڈلفیا، امریکہ

☆ بشریٰ صفی اللہ صاحبہ۔ نیوجرسی، امریکہ

☆ نعیمہ قاضی صاحبہ۔ سکاربرو، کینیڈا

☆ پیر خلیل الرحمٰن صاحب۔ بیت الفضل۔ سانگھڑ

☆ ڈاکٹر پیر مسیح الرحمٰن صاحب۔ Berrie کینیڈا

☆ طیبہ نوشاہی صاحبہ۔ سمن آباد کراچی

☆ فوزیہ نوشاہی صاحبہ۔ Berrie کینیڈا

مکرم ڈاکٹر پاشا صاحب کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نعیمہ مجیب صاحبہ کے والد صاحب کا نام محترم چراغ الدین صاحب مرحوم تھا۔ آپ کے تین بچے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پیر اعزاز الرحمٰن۔ عمر 9 سال۔ کلاس چہارم میں زیر تعلیم ہے۔ پیر معاذ الرحمٰن۔ عمر 6 سال۔ کلاس اول میں زیر تعلیم ہے۔ مشعل نور۔ عمر 3 سال۔ نرسری کلاس میں زیر تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو غریق رحمت فرمائے۔ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

جست کی کمی

سائنس دانوں کی دریافت کے مطابق جست (Zinc) آنکھوں کے اندر پائے جانے والے ایک پروٹین Rhodopsin کے فعل کو کنٹرول کرتا ہے جس کا آنکھوں کے ایک مرض Retintis Pigmentosa کے سلسلے میں اہم کردار ہوتا ہے۔ یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ اور اکثر اندھے پن کا سبب بنتا ہے۔ اخبار اسٹار کے مطابق جست کی بندش کے بغیر Rhodopsin غیر مستحکم رہتا ہے اور اسی کی وجہ سے Retinitis Pigmentosa پیدا ہوتا ہے۔ ہنوور، نیو ہیمپ شائر کے ڈارٹماؤتھ میڈیکل اسکول کے ڈاکٹر جان ہوا کہتے ہیں، ''اسی وجہ سے Retinitis Pigmentosa کے علاج کے سلسلے میں آنکھ کے پردے (Retina) میں جست کی مقدار اہم بن جاتی ہے۔'' جرنل آف بائیولوجیکل کیمسٹری میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق تحقیق کاروں نے اس جگہ کی نشان دہی کر دی ہے جہاں پر جست کی بندش عمل میں آتی ہے۔

Retintis Pigmentosa کے بعض کیسز کی جانچ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مرض اس لئے پیدا ہوا کہ جس مقام پر جست کی بندش عمل میں آتی ہے وہاں پر جو تبدیلیاں آ گئی تھیں ان کے نتیجے میں جست کی بندش مناسب طریقے سے نہیں ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر ہوا کے مطابق جسم کے اندر جس کی کمی یا بندش کے مقام پر تبدیلیاں Rhodopsin (Mutation) کے فعل کو معمول کے مطابق نہیں رہنے دیتیں جس کی وجہ سے آنکھ کے پردے (Retina) میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بالآخر انسان نابینا ہو جاتا ہے، لیکن انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ان کی ٹیم ابھی تک یہ معلوم نہیں کر سکی ہے کہ اس مسئلے کے تدارک کے لئے جسم کے اندر جست کی کتنی مقدار موجود ہونی چاہئے۔

(ہمدرد صحت، جنوری 2006ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 61833 میں ماریہ سحرش

بنت افتخار احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہانیاں ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی کانٹے بوزن 4 ماشہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ماریہ سحرش گواہ شد نمبر 1 انصار احمد ولد افتخار احمد گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد والد موصیہ

مسل نمبر 61834 میں محمد شریف

ولد محمد اسماعیل قوم آرائیں پیشہ .... عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 18 کنال واقع چک نمبر 170/10-R اندازاً مالیتی -/575000 روپے۔ (یہ اراضی اولاد کے نام کی جا چکی ہے) 2۔ مکان برقبہ 4 مرلہ واقع 170/10-R اندازاً مالیتی -/80000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 4 مرلہ واقع چک نمبر 170/10-R اندازاً مالیتی -/80000 روپے۔ 3۔ قرض دی گئی رقم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد شریف گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف ولد محمد شریف گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد محمد شریف

مسل نمبر 61835 میں صفدر نذیر

ولد نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صفدر نذیر گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2 محمد نواز مومن بھٹی وصیت نمبر 23185

مسل نمبر 61836 میں بشریٰ شفیق

زوجہ شفیق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/12000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ شفیق گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر سعید احمد ولد نذیر احمد

مسل نمبر 61837 میں شفیق احمد

ولد نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان 5 مرلہ مالیتی اندازاً -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شفیق احمد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر سعید احمد ولد نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد محمد شفیع

مسل نمبر 61838 میں شگفتہ متین

زوجہ محمد عارف قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/49000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد مرحوم (غیر تقسیم شدہ) زرعی اراضی 61 کنال 4 مرلے واقع سدو کی ضلع گجرات کا ملنے والا حصہ (ورثاء 4 بھائی 5 بہنیں ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شگفتہ متین گواہ شد نمبر 1 محمد عارف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید محمود احمد ولد سید بشیر احمد

مسل نمبر 61839 میں ناصر احمد مظفر

ولد چوہدری حبیب اللہ مرحوم قوم آرائیں پیشہ کارکن فضل عمر ہسپتال عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-7-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع دارالعلوم وسطی ربوہ اندازاً مالیتی -/2000000 روپے کا شرعی حصہ (یہ تین بہن بھائیوں اور والدہ کا مشترکہ ہے)۔ 2۔ بینک بیلنس (از ترکہ والد) -/50000 روپے۔ 3۔ موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/38000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5215 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر احمد ظفر گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 21851 گواہ شد نمبر 2 سیف الرحمٰن سیفی وصیت نمبر 33145

مسل نمبر 61840 میں بشارت احمد

ولد نور محمد مرحوم قوم چانڈیہ بلوچ پیشہ کارکن خدام الاحمدیہ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3730 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشارت احمد گواہ شد نمبر 1 عابد احمد وصیت نمبر 33432 گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد اکبر اقبال وصیت نمبر 25655

مسل نمبر 61841 میں بلال عالم بھٹی

ولد مختار احمد قوم جٹ بھٹی پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بلال عالم بھٹی ولد مختار احمد گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد خان ولد سلطان شیر گواہ شد نمبر 2 عدنان عالم بھٹی ولد مختار احمد بھٹی

مسل نمبر 61842 میں نسیم اختر

زوجہ شہادت علی شاہد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 24

سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ چوڑیاں کینٹی، کانٹے، بالیاں وزن 250-37 گرام قیمت -/33000 روپے۔ 2۔ مالیت چاندی سیٹ -/200 روپے۔ 3۔ والدین کی وارثت سے حصہ ملا۔ 10 مرلہ مالیتی -/15000 روپے۔ 4۔ حق مہر -/15000 روپے۔ کل جائیداد -/63200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسیم اختر زوجہ شہادت علی شاہد گواہ شد نمبر 1 شہادت علی شاہد ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2 محمد اشفاق ولد محمد بخش

مسل نمبر 61843 میں بشریٰ سعدیہ

بنت محمد رفیق قوم جھنجھ جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ سعدیہ بنت محمد رفیق گواہ شد نمبر 1 محمد عتیق ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2 محمد رفیق ولد محمد صدیق

مسل نمبر 61844 میں مبشر احمد چوہان

ولد محمد انور چوہان مرحوم قوم چوہان پیشہ فارغ عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1 رہائشی مکان رقبہ ساڑھے بارہ مرلے مالیتی -/1800000 روپے۔ 2۔ نقد جمع بینک (قومی بچت سکیم) -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت منافع قومی بچت سکیم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد چوہان ولد محمد انور چوہان گواہ شد نمبر 1 اللہ دتہ ولد محمد خان گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد صابر ولد محمد انور مرحوم

مسل نمبر 61845 میں فرخندہ اختر

زوجہ مبشر احمد چوہان قوم چوہان پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 75.300 گرام مالیتی -/97890 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2604+3162 روپے ماہوار بصورت پنشن + منافع قومی بچت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرخندہ اختر زوجہ مبشر احمد چوہان گواہ شد نمبر 1 اللہ دتہ ولد محمد خان گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد صابر ولد محمد انور مرحوم

مسل نمبر 61846 میں صبا نازیہ

بنت مبشر احمد چوہان قوم چوہان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 11.070 گرام اندازاً مالیت -/14300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت قومی بچت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صبا نازیہ گواہ شد نمبر 1 اللہ دتہ ولد محمد خان گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد صابر ولد محمد انور مرحوم

مسل نمبر 61847 میں ثناء مبشر

بنت مبشر احمد چوہان قوم چوہان پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 13.600 گرام مالیتی -/17680 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت قومی بچت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثناء مبشر بنت مبشر احمد چوہان گواہ شد نمبر 1 اللہ دتہ ولد محمد خان گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد صابر ولد محمد انور مرحوم

مسل نمبر 61848 میں شاہدہ پروین

زوجہ منظور احمد پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی نمبر 1 ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 89-260 گرام مالیتی -/93990 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شاہدہ پروین گواہ شد نمبر 1 منظور احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ولد نذیر احمد

مسل نمبر 61849 میں سکینہ انجم

زوجہ احمد نصر اللہ قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی نمبر 2 ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/42000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/2400000 روپے۔ 3۔ حق مہر -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سکینہ انجم گواہ شد نمبر 1 احمد نصر اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 احمد ظفر اللہ ولد بشیر احمد

مسل نمبر 61850 میں منزہ کنول

بنت محمد رفیق قوم باجوہ پیشہ طالبعلم/ ہومیو ڈاکٹر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولبازار ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-2-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی ٹاپس اندازاً مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منزہ کنول گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد ولد محمد رفیق

مسل نمبر 61851 میں صابرہ بی بی

زوجہ چوہدری بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 470-189 گرام مالیتی -/189470 روپے۔ 2۔ 7 مرلہ پلاٹ واقع بشیر آباد مالیتی اندازاً -/300000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل

صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صابرہ بی بی گواہ شدنمبر 1 حیدر وزیر ولد چوہدری بشارت احمد گواہ شدنمبر 2 چوہدری بشارت احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 61852 میں نصیر الدین بلال

ولد نذر محمد مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-7-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد مرحوم (غیر تقسیم شدہ) مکان تقریباً 38 مرلے بمع 4 دوکانیں مالیتی اندازاً -/19000000 روپے کا ملنے والا حصہ (جائیداد کے ورثاء میرے سمیت 4 افراد ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور بصورت کرایہ مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر الدین بلال گواہ شدنمبر 1 خالد حفیظ ولد عبدالسلام گواہ شدنمبر 2 محمد نصر اللہ خاں ولد چوہدری محمد عطاء ربی

مسل نمبر 61853 میں کمال ناصر

ولد میاں ناصر محمود قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راوی پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-7-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کمال ناصر گواہ شدنمبر 1 جمال ناصر ولد میاں ناصر محمود گواہ شدنمبر 2 بلال ولد میاں ناصر محمود

مسل نمبر 61854 میں عباد علی

ولد حاجی برکت علی قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 43 سال بیعت 1994ء ساکن توحید آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عباد علی گواہ شدنمبر 1 خالد حفیظ ولد عبدالسلام گواہ شدنمبر 2 محمد نصر اللہ خاں ولد چوہدری محمد عطاء ربی

مسل نمبر 61855 میں خالد حفیظ

ولد عبدالسلام قوم وڑائچ پیشہ تجارت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ اندازاً مالیتی -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد حفیظ گواہ شدنمبر 1 عباد علی ولد حاجی شوکت علی گواہ شدنمبر 2 محمد نصر اللہ خاں

مسل نمبر 61856 میں نزہت ناصر

زوجہ شیخ ناصر حفیظ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصری شاہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 22 تولے اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نزہت ناصر گواہ شدنمبر 1 ناصر جمشید ولد محمد علی گواہ شدنمبر 2 محمد اعلیٰ ولد عقیل انور

مسل نمبر 61857 میں بشریٰ واحد

زوجہ عبدالواحد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو اسلامیہ پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور اندازاً مالیتی -/11300 روپے۔ 2۔ حق مہر -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ واحد گواہ شدنمبر 1 احمد رضا ولد میاں وزیر احمد گواہ شدنمبر 2 شفیق محمد خان

مسل نمبر 61858 میں نیلم واحد

بنت عبدالواحد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو اسلامیہ پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نیلم واحد گواہ شدنمبر 1 احمد رضا گواہ شدنمبر 2 شفیق محمد خان

مسل نمبر 61859 میں خالدہ حلیم

زوجہ عبدالحلیم فاروقی قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-7-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولے۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ حلیم گواہ شدنمبر 1 عبدالحلیم فاروقی خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 احمد رضا ولد میاں وزیر احمد

مسل نمبر 61860 میں لئیق احمد

ولد محمد لطیف مرحوم قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاداب کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لئیق احمد گواہ شدنمبر 1 عمیر احمد لئیق ولد لئیق احمد گواہ شدنمبر 2 مظہر احمد ولد لئیق احمد

مسل نمبر 61861 میں احمد نوید

ولد مظفر احمد قوم ناگی پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد نوید گواہ شدنمبر 1 شیخ ذیشان وسیم ولد شیخ محمد وسیم حیات گواہ شدنمبر 2 ارسلان مہدی ورک ولد چوہدری ارشاد احمد ورک

مسل نمبر 61862 میں شیخ فرخ وسیم

ولد شیخ محمد وسیم حیات قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-4-20 میں وصیت

کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت مشترکہ کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ فرخ وسیم گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد اقبال ولد محمد سعید احمد گواہ شد نمبر 2 شیخ ذیشان وسیم ولد شیخ محمد وسیم حیات

مسل نمبر 61863 میں لقمان احمد

ولد خلیل احمد کاہلوں قوم کاہلوں جٹ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لقمان احمد گواہ شد نمبر 1 احمد رضا کاہلوں ولد محمود احمد رفیق گواہ شد نمبر 2 ملک خالد مقصود ولد ملک کرم دین بشیر

مسل نمبر 61864 میں رؤف احمد ناصر

ولد محمد صدیق ظفر قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رؤف احمد ناصر گواہ شد نمبر 1 احمد رضا کاہلوں گواہ شد نمبر 2 خالد مقصود

مسل نمبر 61865 میں آصف محمود

ولد قمر دین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آصف محمود گواہ شد نمبر 1 ملک خالد مقصود احمد ولد ملک کرم دین بشیر گواہ شد نمبر 2 رانا افضال احمد ولد رانا ظہور احمد

مسل نمبر 61866 میں نفیس احمد

ولد عبدالستار قوم جٹ ڈھلوں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نفیس احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالستار والد موصی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد عبدالستار

مسل نمبر 61867 میں رانا افضال احمد

ولد رانا ظہور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا افضال احمد گواہ شد نمبر 1 بلال احمد ولد رانا ظہور احمد گواہ شد نمبر 2 خالد مقصود ولد کرم دین بشیر

مسل نمبر 61868 میں بلال احمد

ولد رانا ظہور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بلال احمد گواہ شد نمبر 1 رانا افضال احمد گواہ شد نمبر 2 خالد مقصود

مسل نمبر 61869 میں منور احمد

ولد شمیم احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد گواہ شد نمبر 1 خالد مقصود ولد کرم دین بشیر گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد کاہلوں ولد خلیل احمد کاہلوں

مسل نمبر 61870 میں خواجہ عثمان احمد

ولد خواجہ محمد صدیق قوم کشمیری پیشہ ملازمت + ڈیزائنر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خواجہ عثمان احمد گواہ شد نمبر 1 اکرام الحق ولد رانا عبدالسلام گواہ شد نمبر 2 خالد مقصود ولد کرم دین بشیر

مسل نمبر 61871 میں صوفیہ پرویز

بنت پرویز مصطفیٰ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریواز گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صوفیہ پرویز گواہ شد نمبر 1 سلمان مصطفیٰ ولد جاوید مصطفیٰ گواہ شد نمبر 2 سید مجتبیٰ حسن ولد سید طارق وسیم

مسل نمبر 61872 میں عذرا طلعت

بنت جاوید مصطفیٰ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/16600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عذرا طلعت گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن ولد پرویز مصطفیٰ گواہ شد نمبر 2 سید مجتبیٰ حسن ولد سید طارق وسیم

مسل نمبر 61873 میں اسماء مجید

بنت مرزا مجید احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریواز گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی

اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ اسماء مجید گواہ شد نمبر 1 مرزا مجید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 نعمان مجید احمد ولد مرزا مجید احمد

مسل نمبر 61874 میں عظمیٰ مجید

بنت مرزا مجید احمد قوم مغل پیشہ .... عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریواز گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عظمیٰ مجید گواہ شد نمبر 1 مرزا مجید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 آفتاب مجید ولد مرزا مجید احمد

مسل نمبر 61875 میں عطاء الرزاق

ولد سید گلزار شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شام نگر چوبری لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-2-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء الرزاق گواہ شد نمبر 1 شکیل احمد منصوری ولد رفیق احمد منصوری گواہ شد نمبر 2 عدیل احمد منصوری ولد رفیق احمد منصوری

مسل نمبر 61876 میں محمد مبشر ندیم قریشی

ولد محمد عمر قریشی قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دلکشاء پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-6-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/28000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد مبشر ندیم قریشی گواہ شد نمبر 1 محمد عمر قریشی والد موصی گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد چوہدری بشیر احمد

مسل نمبر 61877 میں ندیم عالم

ولد نواز احمد قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15900 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم عالم گواہ شد نمبر 1 محمد اجمل ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 سید مجتبیٰ حسن ولد سید طارق وسیم

مسل نمبر 61878 میں حانیہ عارف

بنت شیخ محمد عارف قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو شاد باغ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بالیاں اندازاً مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حانیہ عارف گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد عارف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد عبد الرشید

مسل نمبر 61879 میں شیخ لطیف احمد

ولد شیخ محمد حسین قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاد باغ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-7-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع شاد باغ لاہور مالیتی -/3000000 روپے۔ 2۔ سوزوکی کار مالیتی -/200000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ لطیف احمد گواہ شد نمبر 1 نوید احمد ظفر ولد شیخ لطیف احمد گواہ شد نمبر 2 محمود احمد فرخ ولد شیخ لطیف احمد

ہندوستانی لیڈر
دادا بھائی نوروجی

دادا بھائی نوروجی کا تعلق ہندوستان کے ایک پارسی گھرانے سے تھا۔ وہ 4 ستمبر 1825ء کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی کا آغاز تدریس سے کیا تاہم جلد ہی وہ سیاست میں آ گئے۔ اور ملک کے نامور سیاستدانوں میں شمار ہونے لگے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب انہوں نے بمبئی سے ''راست گفتار'' کے نام سے ایک پندرہ روزہ گجراتی اخبار بھی جاری کیا۔

ابتداء میں یہ اخبار صرف پارسیوں کا اخبار تھا مگر دادا بھائی نوروجی نے اس کے اغراض ومقاصد کو وسیع کرکے اس کو پارسی سے ہندوستانی اخبار بنا دیا اور باضابطہ اعلان کیا کہ ''راست گفتار'' بلاتفریق مذہب و ملت ہر ہندوستانی کا اخبار ہے۔

1885ء میں آل انڈیا نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا تو دادا بھائی نوروجی اس کے فعال رہنما بن گئے۔ اور اگلے ہی برس اس تنظیم کا دوسرا اجلاس خود ان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تاہم دادا بھائی نوروجی کا سب سے بڑا کارنامہ برطانوی دارالعوام کا انتخاب لڑنا اور اس میں کامیابی حاصل کرنا تھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب قائداعظم محمد علی جناح اپنی تعلیم کے سلسلہ میں لندن پہنچے ہی تھے۔ دادا بھائی نوروجی نے سینٹرل فینز بری (Central Finsbury) سے لبرل نمائندے کی حیثیت سے انتخاب لڑنے کا اعلان کیا۔ وہ اس قسم کے انتخاب میں حصہ لینے والے پہلے ہندوستانی تھے۔ چنانچہ ان کے اس اعلان نے لندن میں مقیم ہندوستانی نوجوانوں میں ایک جوش وخروش پیدا کر دیا۔

اس انتخابی مہم کے دوران ایک اہم واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ لارڈ سالسبری نے جو ان دنوں برطانیہ کے وزیراعظم تھے اپنی ایک تقریر کے دوران دادا بھائی نوروجی کے ہندوستانی ہونے کا مذاق اڑایا اور ان کے ووٹروں سے کہا کہ وہ دادا بھائی کے کالے رنگ کے باعث انہیں منتخب نہ کریں۔ لیکن اس کا ردعمل بالکل برعکس ہوا۔ اور دادا بھائی کی اس توہین نے انہیں لبرل پارٹی کا ہیرو بنا دیا۔ وہ 6 جولائی 1892ء کو منعقد ہونے والے اس انتخاب میں آسانی کامیاب ہو گئے۔

دادا بھائی نوروجی 1893ء میں اور پھر 1906ء میں کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے 1906ء کے کانگریس کے سالانہ اجلاس میں جو کلکتہ میں منعقد ہوا۔ ہندوستان کی کامل آزادی کا نعرہ بلند کیا۔ اس اجلاس میں قائداعظم نے بھی شرکت کی۔ قائداعظم کے بعض سوانح نگاروں، جن میں، سیکر بولیتھو اور جی الانہ شامل ہیں، کہتے ہیں کہ قائداعظم اس اجلاس میں دادا بھائی نوروجی کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔

دادا نوروجی کو اکثر "Grand Old Man of India" کہا جاتا ہے۔ قائداعظم ان کا بڑا احترام کرتے تھے اور انہیں بے حد پسند کرتے تھے۔ یہ داد بھائی نوروجی ہی تھے جنہوں نے قائداعظم کی ابتدائی سیاسی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے اور دونوں نے کانگریس کے قیام کے ابتدائی برسوں میں اس تنظیم کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

30 رجون 1917ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4 ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:43
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:32

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

ربوہ سے لاہور
کرایہ -/130 روپے
لگژری کوچ A/C
(نان سٹاپ) (براستہ چنیوٹ موٹروے)
روانگی لاری اڈا سے صبح -/5:30 بجے
واپسی لاری اڈا بادامی باغ -/4:00 بجے سہ پہر
رابطہ ربوہ گڈز بس سٹاپ
فون: 0345-7874222-6214222-6211222

توجّہ حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ...

موٹاپا!

اضافی جسمانی وزن نہ صرف ہر جگہ شرمندگی کا باعث ہے، بلکہ بہت ساری بیماریوں کی وجہ بھی۔

واٹر بیری

کے صحیح استعمال سے آپ ٹھیک سولہویں دن سے روزانہ ایک پاؤنڈ وزن کم کر سکتے ہیں۔ وہ بھی بنا کسی سائڈ افیکٹ کے **واٹر بیری** میں شامل قدرتی یورپی اجزاء جو آپ کے اضافی وزن کو کم کرتے ہیں اور آپ کی جلد کو جھریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

واٹر بیری
قُدرتی اجزاء پر مشتمل فارمولیشن
کی جدید لیکوڈ شکل

تمام ہومیو پیتھک، میڈیکل
سٹورز پر دستیاب ہے

Water Berry
Advanced form of Phytolacca Berry

HELP LINE: 0300-4661902

warsan®
Natural Care Division
Tel:042-7150024,26 Fax:042-7150025
www.warsanhomoeopathic.com

Karachi:- 021-2639093, 6614030 **Quetta:**- 081-2825331,2822585 **Hyderabad:**- 022-2611976,2785169,782959 **Sukkhar:**- 0301-3412626 **Multan:**-061-4587555 **Lahore:**- 042-6363281, 6363261, 7230139
Sargodha:- 0451-722809 **Faisalabad:**- 041-2641732 **Gujranwala:**- 055-3253566 **Rawalpindi:**- 051-5539816, 5552509 **Islamabad:**- 051-2827001,2872841 **Peshawar:**- 091-2592312

WORK Communications

C.P.L 29-FD